حیات القلوب

جلد 2

10/11

صفحہ 476 سے 889

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی وَمَنِ اتَّبَعَ الۡهُدٰی۔

پیشِ لفظ!

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے اس بے بضاعت کو اس کتاب حیات القلوب جلد دوم مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کے اُردو ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی اور اس دینی خدمت کی تکمیل کا شرف بخشا جو جلد اوّل کتاب ہٰذا کے ترجمہ سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑا تھوڑا کر کے مکمل ہو گیا۔ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

اس جلیل القدر اور کثیر الفوائد کتاب میں جناب سرورِ کائنات فخرِ آدمؑ و بنی آدم باعثِ خلقتِ عالم، پیغمبرِ آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ کے تمام و کمال حالات درج ہیں۔ ابتدائے خلقتِ نورؑ اور آپ کی ولادتِ باسعادت سے وفات حسرت آیات تک کے واقعات نہایت شرح و بسط کے ساتھ جمع کیئے گئے ہیں۔ یعنی آپؐ کے اور آپؐ کے اہلبیت علیہم السلام کے نور کی خلقت؛ آپ کا نسب؛ آپ کے آباؤ اجداد میں جناب ہاشمؑ سے جناب ابو طالبؑ تک کے حالات اور اُن حضرات کی زندگی کے اہم واقعات؛ آنحضرتؐ کے متعلق پیشین گوئیاں؛ آپ کی ولادت؛ رضاعت؛ جناب ابو طالب کی آپ سے محبت اور جان سپارانہ حمایت؛ آنحضرتؐ کے اخلاقِ حسنہ اور خصائلِ حمیدہ؛ حضرتؐ کے معجزات بالتفصیل یعنی جمادات و نباتات و حیوانات و اجرام و سماوی وغیرہ وغیرہ سے متعلق معجزات؛ غزوات؛ معراج اور مباہلہ کے مکمل حالات؛ اصحاب اور اُمّت کے فضائل؛ آپ کی تبلیغ؛ اسلام کی خوبیاں؛ آپ کے خاص خاص اصحاب یعنی جناب سلمان و ابو ذر و مقداد و عمار وغیرہم رضوان اللہ علیہم کے حالات؛ اُن حضراتؓ کی دینداری اور حمایتِ اہلِ بیتؑ؛ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی روئیداد نہایت تشریح و تفصیل کے ساتھ مسطور و مرقوم ہیں۔

یہ کتاب صحیح اسلامی تعلیم و تبلیغ کا دفتر ہے جو نہ صرف عام مومنین کی دینی معلومات کی ضامن ہے بلکہ اُن کی تہذیب و اخلاق؛ عادات و اطوار اور اعمال و کردار کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی ذمّہ دار ہے بشرطیکہ خلوص سے عمل کیا جائے۔ یہ کتاب عام واعظین کے لیئے خصوصاً صرف اُردو دان ذاکرین کے لیئے ایک انمول تحفہ اور معلومات کا بیش بہا خزانہ ہے۔

مجھے اپنی بے بضاعتی اور علمی سرمایہ کی کمی کا اعتراف ہے۔ مَیں نے احادیث کا صرف لفظی ترجمہ کر دینے پر اکتفا نہیں کی ہے بلکہ اپنی اُردو زبان میں محاورات کے مطابق مفہوم ادا کرنے کی

ہوں اور بڑا اور جاننے والا اور نیک کردار ہوں اور جو کچھ خلق کے علم سے پوشیدہ ہے اور جو کچھ دلوں میں گزرتا ہے اور جو کچھ ظاہر ہوتا ہے سب کا جاننے والا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ کیا واقع ہوگا اور کیونکر ہوگا اور میں جانتا ہوں جو کچھ نہ ہوگا اگر کوئی امر واقع ہوگا تو کس طرح ہوگا۔ اے میرے بندے میں نے اپنے بندوں کے دلوں پر نظر کی اُن میں کسی کو نہ پایا جو میرے پیغمبروں سے زیادہ میری اطاعت کرنے والا اور خلائق کا خیر خواہ ہو اس سبب سے اپنے علوم اور اپنی رسالت اُن کو عطا کی اور اُن کے کاندھوں پر حجت و رسالت کا بار رکھا اور ان کو خلائق پر رسالت و وحی کے ساتھ برگزیدہ کیا۔ پھر پیغمبروں کے بعد اُن کے مراتب کے لحاظ سے ان کے مخصوص اور اوصیا میں سے ایک گروہ کو مقرر کیا تاکہ جنکو اپنی حجت سپرد کروں اور اُن کو خلق کا پیشوا بناؤں اور اُن کے ذریعہ سے خلائق کی کمزوریوں کو درست کروں اور اُن کی برکت سے مخلوق کی کجی کو سیدھا کروں کیونکہ میں اُن سے اور اُن کے دلوں سے آگاہ ہوں اور میرا کرم اُن کے شاملِ حال ہے۔ پھر میں نے پیغمبروں پر نظر ڈالی اور اُن میں سے کسی کو اپنی اطاعت اور اپنی مخلوق کی خیر خواہی میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بڑھ کر نہیں پایا جو میرا برگزیدہ اور مخلوق میں سب سے بہتر ہے۔ تو میں نے اُس کو علم سے آراستہ کیا اور اپنے نام کے ساتھ اُس کا نام بلند کیا۔ پھر اس کے مخصوص لوگوں کے دلوں کو جو اس کے بعد ہوں گے اس کے دل کے موافق پایا تو ان کو محمدؐ سے ملحق کر دیا اور ان کو اپنی وحی اور کتاب کا وارث قرار دیا اور اپنے نور و حکمت کا مخزن بنایا اور اپنی ذات کی قسم کھائی کہ ہرگز اُس شخص کو معذب نہ کروں گا جو کل قیامت کے روز میرے پاس آئے اس حال میں کہ میری وحدانیت کا اقرار کیئے ہوگا اور اُن کی محبت میں سرشار رہا ہوگا۔

پھر ابو حارثہ نے کہا کہ اب شیثؑ کے صحیفۂ بزرگ کو دیکھو جو دست بدست حضرت ادریسؑ تک پہنچا ہے وہ کتاب قدیم سریانی خط میں تحریر تھی۔ وہ صحیفہ دیکھا گیا اور یہاں تک پہنچے کہ اصحاب جناب ادریسؑ ایک روز حضرت ادریسؑ کے پاس جمع ہوئے جبکہ آپ کوفہ میں اپنے عبادت خانہ میں تھے۔ حضرت ادریسؑ نے ان کو خبر دی کہ ایک روز تمہارے باپ آدمؑ کے بیٹے اور اُن کے لڑکے بالوں نے اختلاف کیا اور کہا کہ تمہارے نزدیک خلائق میں کون ہے جو خدا کے نزدیک سب سے زیادہ بلند مرتبہ ہے اور اُس کے نزدیک اُس کی قدر و منزلت بہت زیادہ ہے۔ اُن میں سے بعض نے کہا کہ وہ تمہارے باپ آدمؑ ہیں کیونکہ خداوند عالم نے ان کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور تمام فرشتوں سے اُن کی طرف سجدہ کرایا اور زمین کی خلافت ان کو عطا کی اور تمام خلائق کو ان کا محکوم بنایا۔ دوسرے لوگوں نے کہا فرشتے افضل ہیں کیونکہ انہوں نے کبھی خدا کی مخالفت نہیں کی۔ بعضوں نے کہا فرشتوں کے سردار جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ افضل ہیں۔ بعضوں نے کہا کہ جبرئیلؑ افضل ہیں کیونکہ وہ خدا کے امین ہیں اس کی وحی پر۔ آخر سب حضرت آدمؑ کے پاس آئے اور اپنی اپنی دلیلیں اور اختلافات بیان کیئے۔ جناب آدمؑ نے فرمایا اے میرے فرزندو! میں تم کو خدا کے سب سے بلند و برگزیدہ بزرگ کو بتاتا ہوں۔ میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ جب میرے بدن میں روح پھونکی گئی اور درست ہو کر بیٹھا میری آنکھوں میں عرش الٰہی چمکنے لگا۔ میں نے اُس پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا دیکھا اور یہ کہ فلاں برگزیدۂ خدا ہے اور فلاں امینِ خدا ہے اور چند نام لیے جو محمدؐ کے نام کے ساتھ متصل تھے۔ پھر حضرت آدمؑ نے فرمایا کہ میں نے آسمان پر جس جگہ نگاہ کی کوئی مقام پوست کے برابر

یا صفحہ کے برابر ایسا نہ تھا جس پر لا الٰہ الا اللہ نہ لکھا ہو اور جہاں جہاں لا الٰہ الا اللہ لکھا تھا۔ کتابت کے طور پر نہیں بلکہ مطابق خلقت محمدؐ رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ اور کوئی جگہ ایسی نہ تھی مگر اُس پر لکھا تھا کہ فلاں برگزیدۂ خدا ہے اور فلاں خدا کا خالص بندہ اور فلاں خدا کا امین ہے۔ اسی طرح چند نام بیان کیئے معین تعداد میں جو بارہ[۱۲] تھے۔ پھر آدم علیہ السلام نے فرمایا اے میرے لڑکو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور وہ بارہ[۱۲] اشخاص جو اُن کے ساتھ تھے تمام خلائق سے خدا تعالےٰ کے نزدیک بلند مرتبہ ہیں۔

راوی کہتا ہے اس کے بعد ابو حارثہ نے سید و عاقب سے کہا کہ آؤ حضرت ابراہیمؑ کی صلوات کو دیکھو جو خدا کی جانب سے فرشتے لائے تھے۔ اُن دونوں نے کہا کہ تم نے جامعہ سے جو کچھ ظاہر کر دیا اُسی قدر کافی ہے۔ ابو حارثہ نے کہا نہیں بلکہ سب مضامین کو دیکھو تاکہ عذر قطع ہو جائے اور خلجان اور شک دلوں سے دور ہو جائے اور اس کے بعد تم کو کوئی شک نہ ہو۔ آخر مجبوراً اس کی بات مانی اور سب صندوق حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اس میں لکھا تھا کہ خداوند کریم اپنے فضل سے جس کو چاہتا ہے اپنی مخلوق میں برگزیدہ کرتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کو خلّت کے ساتھ سرفراز فرمایا اور اپنی صلوات و برکات سے ان کو گزشتہ لوگوں کا قبلہ و پیشوا بنایا تھا اور امامت اور کتاب اُن کی ذریت میں قرار دی اور ہر ایک نے دوسرے سے یہ عہدہ میراث میں پایا اور خدا نے ان کو تابوت آدمؑ میراث میں دیا جو علم و حکمت پر مشتمل تھا جس کے سبب سے خدا نے اُن کو فرشتوں پر فضیلت عطا کی تو ابراہیمؑ نے تابوت پر نظر کی، اور اُس میں اُولوالعزم پیغمبروں کی اور اُن کے بعد اُن کے اوصیا کی تعداد کے موافق خانے دیکھے اور ہر ایک خانے کو دیکھتے ہوتے اُس خانے تک پہنچے جو آخری رسولؐ ہیں اور ان کی داہنی طرف علیؑ بن ابی طالبؑ کو دیکھا بلند صورت اور چمکتے ہوئے نور کے ساتھ وہ آنحضرتؐ کی کمر میں ہاتھ کا سہارا دیئے ہوئے تھے۔ اُس میں لکھا تھا کہ یہ آنحضرتؐ کی نظیر و مثل ہیں جو خدا کی نصرت سے تائید پاتے ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا اے میرے بلند و برتر معبود یہ کون عظیم خلقت ہے۔ خداوند عالم نے وحی فرمائی کہ یہ میرا بندہ اور برگزیدہ ہے اور وہ فاتح ہے جو ابواب علم و حکمت خلائق پر کھولے گا یا یہ وحی فرمائی کہ وہ پیغمبرؐ تمام مخلوقات سے پہلے خلق ہوا ہے اور خاتم الانبیاؐ ہے۔ اور یہ دوسری صورت اُس کے وصی کی ہے جو اُس کے علوم کا وارث ہوگا۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا الٰہی فاتح خاتم کون ہے۔ خداوندِ عالم نے فرمایا کہ محمدؐ ہے جو میرا برگزیدہ ہے کہ تمام خلائق کے پیدا کرنے سے پہلے میں نے اس کی روح پیدا کی ہے۔ وہ مخلوقات میں میری بلند و بزرگ حجت ہے۔ میں نے اُس کو اُس وقت پیغمبرؐ بنایا اور برگزیدہ کیا جبکہ آدمؑ کا جسم آب و گِل میں تھا۔ میں اُس کو آخری زمانہ میں مبعوث کروں گا تاکہ میرے دین کو کامل کر دے میں اُس پر اپنی رسالت ختم کروں گا۔ اور وہ علیؑ ہے اُس کا بھائی اور اُس کا صدیق اکبر۔ ان کے درمیان میں نے بھائی چارہ قائم کیا ہے اور اُن دونوں کو برگزیدہ کیا ہے اور ان پر اپنی صلوات اور برکتیں بھیجی ہیں اور دونوں کو معصوم قرار دیا ہے اور دونوں کو نیکوں اور صالحوں کے ساتھ برگزیدہ کیا جو ان کی ذریت میں ہوں گے قبل اس کے کہ آسمان و زمین کو اور جو کچھ ان میں ہے پیدا کروں۔ اور یہ برگزیدہ کرنا صرف اس لیئے تھا کہ میں اُن کے دلوں کی نیکی اور پاکیزگی جانتا تھا کیونکہ میں اپنے بندوں کے حالات کا جاننے والا ہوں۔ پھر جناب ابراہیمؑ نے بارہ صورتیں دیکھیں جنکے انوار چمک رہے تھے جو محمدؐ و علیؑ کے انوار کی شبیہ تھے۔ جب جناب ابراہیمؑ نے ان کے نور اور ان کی صورتوں کی پاکیزگی مشاہدہ کی اور اُن کو محمدؐ و علیؑ کی صورتوں سے ملتا جلتا دیکھا